سورة المائدة

آيات ٩٦ - ١٠٤

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ
﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ
الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي
الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ
تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا
وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ
﴿١٠٤﴾

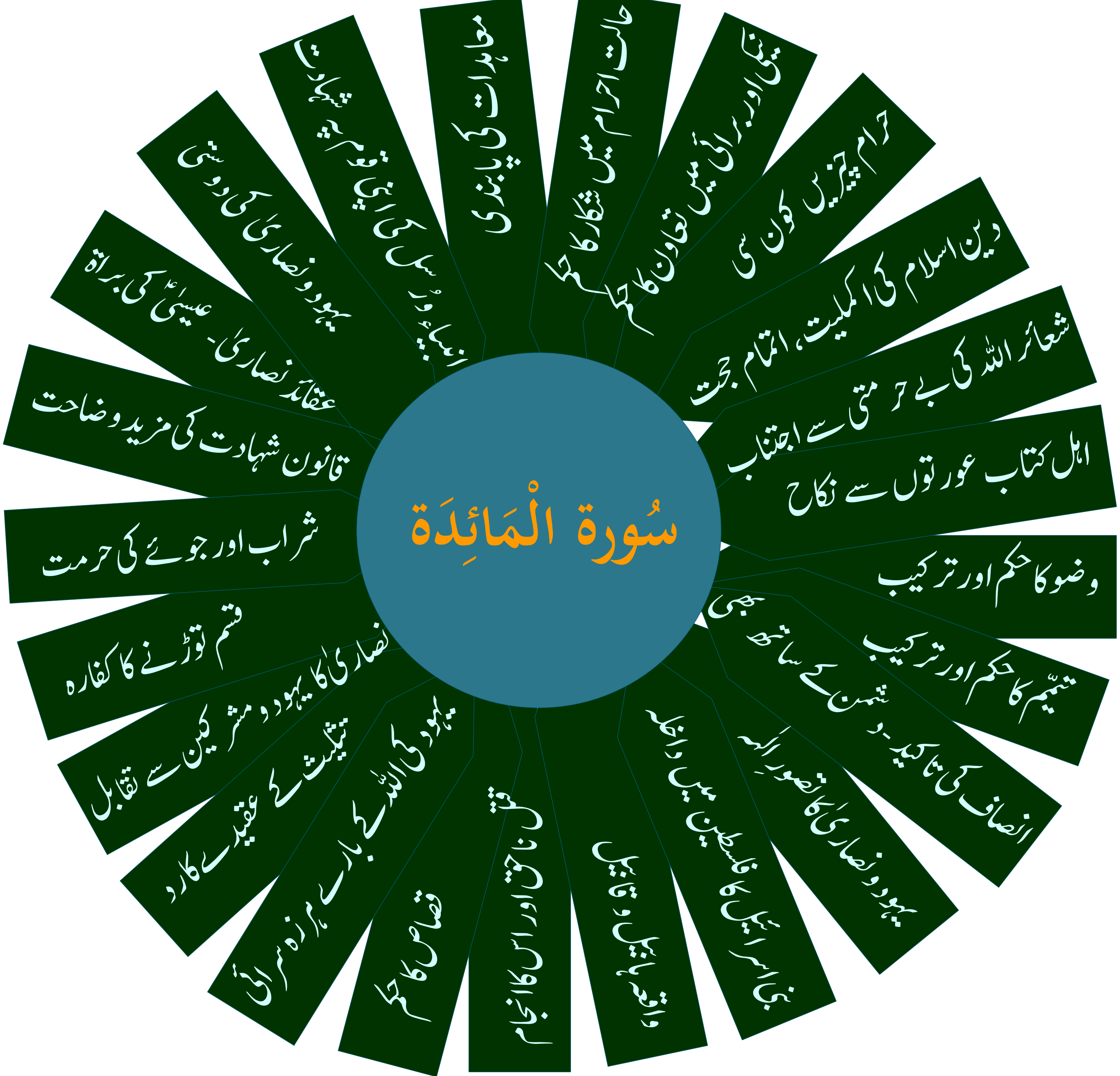
سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصور الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم سے پہچان

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ

أُحِلَّ لَكُمْ - حلال کیا گیا تمہارے لیے

صَيْدُ الْبَحْرِ - سمندر کا شکار

وَ طَعَامُهٗ - اور اس کا کھانا

مَتَاعًا لَّكُمْ - فائدہ مند ہے تمہارے لیے

وَلِلسَّيَّارَةِ - مسافروں کے لیے

سَارَ يَسِيرُ ، سَيْرًا چلنا پھرنا

سَيَّارَة ہر چلنے پھرنے یا گھومنے والی چیز

اس کا اطلاق قافلے، اجرامِ فلکی، موٹر (کار)...

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ - اور حرام کیا گیا تم پر

صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۹۶﴾

صَيۡدُ الۡبَرِّ - خشکی کا شکار

مَا دُمۡتُمۡ - جب تک تم لوگ رہو (د و م)

دامَ يَدُوْمُ ، دَوْمًا و دَوامًا رہنا، جاری رہنا، اصرار کرنا، کسی حالت میں لمبا عرصہ رہنا

(دائم، دوام، مدام، مداومت، دائمی

حُرُمًا - احرام میں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور تقوی کرو اللہ کا

الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ - جس کی طرف

تُحۡشَرُوۡنَ - تم جمع کیے جاؤ گے

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ
صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩٦﴾

تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا، جہاں تم ٹھیرو وہاں بھی اُسے کھا سکتے ہو اور قافلے کے لیے زاد راہ بھی بنا سکتے ہو البتہ خشکی کا شکار جب تک احرام کی حالت میں ہو، تم پر حرام کیا گیا ہے پس بچو اُس خدا کی نافرمانی سے جس کی پیشی میں تم سب کو گھیر کر حاضر کیا جائے گا

Lawful to you is the pursuit of water-game and its use for food,- for the benefit of yourselves and those who travel; but forbidden is the pursuit of land-game;- as long as ye are in the sacred precincts or in pilgrim garb. And fear Allah, to Whom ye shall be gathered back.

محمد اقبال

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ

حالتِ احرام میں بحری شکار جائز

- سمندر اور دریا کا شکار اور ان کا کھانا حالت احرام میں بھی حلال ہے۔
- آیت کے آخر میں جو بات فرمائی گئی ہے وہ ان تمام ہدایات کا حاصل ہے کہ حلال اور حرام، جائز اور ناجائز، اپنی ذات میں مقصود نہیں بلکہ مقصود ان سے یہ ہے کہ اپنے ہر عمل اور اپنے ہر خیال میں تم ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہو اور ذہن اس بات سے کبھی غافل نہ ہوں کہ یہ زندگی کتنی بھی دراز ہو جائے اور کتنی ہی خوشحالیاں مقدر ہوں ایک نہ ایک دن اللہ کے حضور جانا ہے اور ایک ایک عمل کی جواب دہی کرنی ہے
- انسان کی فریب خوردگی کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ جب اللہ کی جانب سے اس کی نافرمانیوں پر گرفت نہیں ہوتی تو وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید اس دنیا میں اور اس دنیا کے بعد بھی کوئی پوچھنے والا نہیں

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْىَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ

جَعَلَ اللّٰهُ ۔ بنایا اللہ نے

الْكَعْبَةَ ۔ کعبہ کو

الْبَيْتَ الْحَرَامَ ۔ احترام والا گھر

قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ۔ کھڑے ہونے کا ذریعہ لوگوں کے لیے

وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ ۔ اور محترم مہینوں کو (بھی)

وَ الْهَدْىَ ۔ اور قربانی کے جانوروں کو (بھی)

وَ الْقَلَآئِدَ ۔ اور پٹے (والے جانوروں) کو (بھی)

قَلَدَ رسی وغیرہ کو بل دینا

قَلَآئِدَ ، قلادة کی جمع ۔ وہ رسی، زنجیر یا پٹہ جو جانور کے گلے میں ڈالا جائے

ذٰلِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۹۷﴾

ذٰلِكَ - یہ

لِتَعۡلَمُوۡۤا - اس لیے کہ تم لوگ جان لو

اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ - کہ اللہ جانتا ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ - اس کو جو آسمانوں میں ہے

وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ - اور اس کو جو زمین میں ہے

وَ اَنَّ اللّٰهَ - اور یہ کہ اللہ

بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ - ہر چیز کو جاننے والا ہے

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ
الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي
الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾

اللہ نے مکان محترم، کعبہ کو لوگوں کے لیے (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا اور ماہ حرام اور قربانی کے جانوروں اور قلادوں کو بھی (اِس کام میں معاون بنا دیا) تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کے سب حالات سے باخبر ہے اور اُسے ہر چیز کا علم ہے

Allah hath appointed the Ka'bah, the Sacred House, a standard for mankind, and the Sacred Month and the offerings and the garlands. That is so that ye may know that Allah knows whatsoever is in the heavens and whatsoever is in the earth, and that Allah is Knower of all things

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ

کعبہ کو مرکز اسلام بنایا گیا ہے

- حرم اور احرام کے حوالے سے اس قدر پابندیاں کیوں اور شعائر کے احترام پر اتنا زور کیوں؟
- کعبہ اللہ تعالیٰ کا محترم ٹھہرایا ہوا گھر ہے، اس کے احترام کے حدود و قیود مقرر ہیں، ان حدود و قیود کی ہر حال میں نگہداشت رہے یہ دنیا میں امن و امان کا ایک منطقہ ہے
- ذریت ابراہیم کی تمام دینی، سیاسی اور معاشی شیرازہ بندی اسی گھر کی بدولت تھی اور بعثت نبوی کے بعد یہی گھر ہے جو تمام امت کا قبلہ اور مرکز ہے۔
- کعبہ کی اہمیت صرف اس کے تقدیسی اور عبادتی پہلو سے نہیں ہے۔ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ کے لحاظ سے یہ معنی بھی کہ اللہ نے بیت اللہ کو سب لوگوں کی بقاء و قیام اور معاش و معاد کی صلاح و فلاح کا ذریعہ بنایا اور اہل عرب اور اہل مکہ کو خصوصیت کے ساتھ اس کی برکات سے نوازا ہے۔
- اللہ کا یہ گھر امت مسلمہ کے لیے ایک مقناطیس کی حیثیت رکھتا ہے اور جسدِ امت میں اس کی حیثیت دل کی سی ہے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَ الۡهَدۡىَ وَ الۡقَلَآئِدَ ؕ

- لفظ کعبہ " کعب " سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے پاؤں کے اوپر کی ابھری ہوئی جگہ، بعدازاں یہ لفظ ہر قسم کی بلندی اور ابھری ہوئی چیز کے لئے استعمال ہونے لگا، مکعب، کو بھی اسی لئے مکعب کہا جاتا ہے کہ وہ چاروں اطراف سے ابھرا ہوا ہوتا ہے
- لفظ (کعبہ) خانہ خدا کی ظاہری بلندی کی طرف اشارہ بھی ہے اور اس کے مقام کی عزت و بلندی کی علامت بھی ہے۔
- کعبہ اور حرم دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ایک عظیم مرکز ہے، جہاں دنیا بھر کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ یہی جمع ہونا اپنے اندر بہت سے ثمرات رکھتا ہے
- یہ ہر زمانے کے انسانی، معاشرتی، سیاسی، اقتصادی اور عسکری مسائل کا حل تلاش کرنے کا ایک ایسا مقام و مرکز ہے جس پر امت اسلامیہ کے تمام تقدیر ساز امور اور نظام کا قیام عمل میں آسکتا ہے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۭ﴿۹۸﴾

اِعْلَمُوْٓا - جان لو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ - گرفت کا سخت ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ - اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ - بے انتہا بخشنے والا ہے

رَّحِيْمٌ - ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

مَا - نہیں ہے

عَلَى الرَّسُوْلِ - رسولؐ پر (رسولؐ کے ذمے)

اِلَّا الْبَلٰغُ - مگر پہنچا دینا

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ - اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے

مَا تُبْدُوْنَ - اس کو جو تم ظاہر کرتے ہو (ب د و)

أَبْدَى يُبْدِي ، إِبْدَاءً: ظاہر کرنا، نمایاں کرنا (IV) (مبتدی، ابتداء، مبداء، بدایت)

وَمَا تَكْتُمُوْنَ - اور اس کو جو تم چھپاتے ہو (ك ت م)

كتَمَ يَكتُمُ ، كَتْمًا وكِتْمانًا چھپانا (کتمان، مکتوم)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌؕ ﴿۹۸﴾
مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

خبردار ہو جاؤ! اللہ سزا دینے میں بھی سخت ہے اور اس کے ساتھ بہت درگزر اور رحم بھی کرنے والا ہے

رسول پر تو صرف پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، آگے تمہارے کھلے اور چھپے سب حالات کا جاننے والا اللہ ہے

Know that Allah is severe in punishment, but that Allah (also) is Forgiving, Merciful.

The Messenger's duty is but to proclaim (the message). But Allah knows all that ye reveal and ye conceal.

محمد اقبال

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

رسولؐ کا فریضہ — ابلاغِ دین

- لوگوں سے حق کو منوا لینا اور ان کو راہ حق و ہدایت پر ڈال دینا نہ پیغمبر کا کام ہے، اور نہ ہی یہ ان کی ذمہ داری ہے۔
- رسول کا کام یہ ہے کہ تمہیں اللہ کے احکام پہنچا دے اور خوب کھول کر سمجھا دے اور وہ فرض اس نے بہ حسن و خوبی انجام دے دیا۔ اب اگر تم ان کی تعمیل میں کوتاہی کرو گے تو اس کے تم خود ذمہ دار ہو گے۔
- جب آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے پوچھا أَلاَ هَلْ بلّغْتُ ؟
- لوگوں نے جواب دیا: نَشْهَدُ أنَّكَ قَدْ بلَّغْتَ الرِّسَالة، وَأَدَّيْتَ الاَمَانَة، وَنَصَحْتَ الأُمَّة، وكَشَفَت الغمَّة، وَجَاهَدت في اللهِ حَقَّ جِهاده.
- جو شخص ان کی فرمانبرداری کرے گا وہ خود فائدہ اٹھائے گا اور جو نافرمانی کرے گا وہ خود نقصان اٹھائے گا اور اللہ کو کوئی شخص دھوکہ اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ اپنے بندوں کے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠٠

قُلْ لَّا يَسْتَوِى - آپ کہہ دیجئے نہیں ہیں برابر

الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ - ناپاک اور پاکیزہ (چیزیں)

وَلَوْ اَعْجَبَكَ - اور اگرچہ اچھی لگے تمہیں

أَعْجَبَ يُعجَبُ ، إعجَابًا پسند آنا

كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ - ناپاک کی کثرت

فَاتَّقُوا اللّٰهَ - تو تقوی کرو اللہ کا

يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ - اے عقل والو

اَلبَاب، لُب کی جمع

لُب کسی چیز کا خالص حصہ یا خلاصہ، عقلِ خالص (وہم، ظن اور جذبات سے پاک

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - شائد کہ تم فلاح پاؤ

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا
اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠٠﴾ ع

اے پیغمبرؐ! اِن سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بہر حال یکساں نہیں ہیں خواہ
ناپاک کی بہتات تمہیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو، پس اے لوگو جو عقل
رکھتے ہو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب
ہو گی

Say: The evil and the good are not alike even though the plenty of the evil attract thee. So be mindful of your duty to Allah, O men of understanding, that ye may succeed.

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

پاک اور ناپاک، حلال اور حرام الگ الگ ہیں

- ان آیات میں جہاں حلّت و حرمت سے متعلق احکام کو بیان کیا جارہا ہے، وہیں بعض ایسی فکری کج رویوں کی اصلاح بھی کی جارہی ہے، جس کے نتیجے میں افراد اور امتوں کے مزاج بگڑتے اور اخلاق تباہ ہوتے رہے ہیں۔ انہی میں سے ایک فکری کج روی اچھائی اور برائی کو یکساں سمجھنے کی بھی ہے

- یہ اس غلط ذہنیت پر ضرب کاری ہے جو اچھائی اور برائی کے بارے میں عام طور سے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ جب کسی برائی کا چلن عام ہو جاتا ہے تو اس میں لوگوں کو بڑی کشش محسوس ہونے لگتی ہے اور وہ اس کی طرف لپکتے ہیں پھر نہ وہ پاک و ناپاک میں تمیز کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور نہ انہیں اس بات سے دلچسپی ہوتی ہے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔

- خدا کے نزدیک خیر و شر، نیکی اور بدی، فسق اور تقویٰ، نیکوکار اور بدکار دونوں یکساں نہیں

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

یہ آیتِ مبارکہ اور کاروبار حکومت

- حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جب اپنے سے سابق امراء کے ناجائز ٹیکس ختم کیے اور جن لوگوں سے ناجائز طور پر اموال لیے گئے تھے، وہ واپس کیے تو نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ سرکاری بیت المال خالی ہوگیا اور آمدنی بہت محدود ہو گئ
- عراق صوبے کے گورنر (حجاج) نے ان کی خدمت میں خط لکھا کہ بیت المال کی آمدنی بہت گھٹ گئ ہے، فکر ہے کہ حکومت کے کاروبار کس طرح چلیں گے؟
- آپ نے جواب میں یہی آیت تحریر فرمائی اور لکھا کہ تم سے پہلے لوگوں نے ظلم وجور کے ذریعہ جتنا خزانہ بھرا تھا، تم اس کے بالمقابل عدل وانصاف قائم کرکے اپنے خزانہ کو کم کردو اور کوئی پرواہ نہ کرو، ہماری حکومت کے کام اسی کم مقدار سے پورے ہوں گے
- دو اڑھائی سال میں آمدنی پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ ہو گئ ... تو آپؒ کا تبصرہ
- حجاج کو نہ دنیا کی سمجھ تھی نہ دین کی...... اللہ کی رحمتیں اور برکتیں عدل سے نازل ہوتی ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

لَا تَسْـَٔلُوْا - نہ تم پوچھو

عَنْ اَشْيَآءَ - (ان) چیزوں سے متعلق

اِنْ تُبْدَ لَكُمْ - کہ اگر وہ ظاہر کردی جائیں

تَسُؤْكُمْ - تو وہ بری لگے تم کو

وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا - اور اگر تم پوچھو گے

عَنْهَا - ان کے بارے میں

حِيۡنَ يُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَـكُمۡ‌ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۰۱﴾

حِيۡنَ - اس وقت کہ

يُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ - نازل کیا جارہا ہے قرآن

تُبۡدَ لَـكُمۡ - تو وہ ظاہر کردی جائیں گی تمہارے لیے

عَفَا اللّٰهُ - در گزر کیا اللہ نے

عَنۡهَا - اس سے

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

غَفُوۡرٌ - بے انتہا بخشنے والا ہے

حَلِيۡمٌ - بردبار ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ
تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار ہوں، لیکن اگر تم انہیں ایسے وقت پوچھو گے جب کہ قرآن نازل ہو رہا ہو تو وہ تم پر کھول دی جائیں گی اب تک جو کچھ تم نے کیا اُسے اللہ نے معاف کر دیا، وہ در گزر کرنے والا اور بردبار ہے

O ye who believe! Ask not of things which, if they were made unto you, would trouble you; but if ye ask of them when the Qur'an is being revealed, they will be made known unto you. Allah pardons this, for Allah is Forgiving, Clement.

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا

سوال کرنے کی ممانعت کی دو بنیادی وجوہات

1. اگر لوگ اپنی نجی زندگی کے بارے میں سوال کریں گے اور اگر وہ باتیں کھول دی جائیں تو لوگوں کی معاشرتی زندگی پر اثر انداز ہوں گی اور بہت پیچیدہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں

2. اللہ نے اپنے بندوں کی آسانی کے لیے بعض امور کو مجمل بیان کیا ہے اور ہمیں اس کی تفصیل کی پابندیوں سے بچایا ہے اور بعض احکام مطلق بیان کیے ہیں، جس میں مقدار یا تعداد یا دوسرے تعینات کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پروردگار ان امور کی تفصیلات کو محدود نہیں کرنا چاہتا اور احکام میں لوگوں کے لیے وسعت رکھنا چاہتا ہے

اب جو شخص خواہ مخواہ سوال پر سوال نکال کر تفصیلات بڑھانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ امت مسلمہ پر بہت بڑا ظلم کرتا ہے اور مسلمانوں کو ایک بڑے خطرے میں ڈالتا ہے

- بہت سارے مسائل کے بارے میں ایک متعین بات کہہ کر ہمارے لیے زندگی کو مشکل نہیں بنایا گیا بلکہ بنیادی اصول دے کر اجتہاد کا دروازہ کھول دیا گیا تاکہ وہ ہر دور میں شریعت اسلامی کے مزاج کو سامنے رکھ کر احکام کی علتوں کو پہچان کر اسلامی احکام کا تعین کریں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡ اَشۡيَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَـكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡهَا

- وعنْ أبي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيّ جُرْثُومِ بنِ نَاشِرٍ رضي الله عنه عنْ رَسُولِ اللَّه ﷺ قَالَ: إنَّ اللَّه تَعالَى فَرَضَ فَرائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوهَا، وحدَّ حُدُودًا فَلا تعْتَدُوها، وحَرَّم أَشْياءَ فَلا تَنْتَهِكُوها، وَسكَتَ عَنْ أَشْياءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيانٍ فَلا تَبْحثُوا عَنْهَا– حديثٌ حسن، رواه الدَّارقُطْني

- اللہ نے کچھ فرائض تم پر عائد کیے ہیں انھیں ضائع نہ کرو، کچھ حدود مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو ، کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے پاس نہ پھٹکو۔ اور کچھ چیزوں کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے بغیر اس کے کہ اسے بھول لاحق ہوئی ہو لہٰذا ان کی کھوج نہ لگاؤ

- أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ ، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ - صحيح البخاري

- مسلمانوں کے حق میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے ، جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق سوال چھیڑا جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی تھی اور پھر محض اس کے سوال چھیڑنے کی بدولت وہ چیز حرام ٹھہرائی گئی

قَدۡ سَاَلَهَا قَوۡمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ ثُمَّ اَصۡبَحُوۡا بِهَا كٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

قَدۡ - یقیناً

سَاَلَهَا - پوچھا ان کے متعلق

قَوۡمٌ - ایک قوم نے

مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ - تم سے پہلے

ثُمَّ اَصۡبَحُوۡا - پھر وہ ہوگئے

اَصۡبَحَ ایک حالت سے دوسری حالت میں ہو جانا

بِهَا كٰفِرِيۡنَ - اس کا انکار کرنے والے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

تم سے پہلے ایک گروہ نے اِسی قسم کے سوالات کیے تھے، پھر وہ لوگ انہی
باتوں کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہوگئے

Some people before you did ask such questions, and on that account lost their faith.

قَدۡ سَاَلَهَا قَوۡمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ ثُمَّ اَصۡبَحُوۡا بِهَا كٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

نام لیے بغیر ایک قوم کی طرف اشارہ

- یہاں نام لیے بغیر یہود کی طرف اشارہ ہے جس میں ان سے اعراض اور بے زاری کا اظہار ہے
- انہوں نے اپنے نبی سے اسی طرح کے سوالات و مطالبات کیے لیکن جب ان کو جواب دے دیے گئے تو وہ ان کے منکر بن بیٹھے۔
- اس قوم نے اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کی بجائے حیلے ڈھونڈنے کے لیے مسلسل بے معنی سوالات کیے تو ان کے نتیجے میں تفصیلات اور قیود کا ایک جال اپنے لیے تیار کرلیا
- ان کی نادانیوں کے نتیجے میں مزید احکام نازل ہوتے گئے اور احکام میں شدت آتی گئی
- ایسا دکھائی دیتا ہے کہ قرآن میں ان واضح احکامات اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کی تنبیہات کے باوجود، مسلمانوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنۢ بَحِيۡرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰـكِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡـكَذِبَ

مَا جَعَلَ اللّٰهُ - نہیں بنایا اللہ نے

مِنۢ بَحِيۡرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ - کسی قسم کا کوئی بحیرہ اور نہ سائبہ

وَّلَا وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ - اور نہ کسی قسم کا کوئی وصیلہ اور نہ حامی

وَّلٰـكِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا

يَفۡتَرُوۡنَ - وہ گھڑتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ الۡـكَذِبَ - اللہ پر جھوٹ

وَاَكۡثَرُهُمۡ - اور ان کے اکثر

لَا يَعۡقِلُوۡنَ - عقل سے کام نہیں

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾

اللہ نے نہ کوئی بَحیرہ مقرر کیا ہے نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام مگر یہ کافر
اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر بے عقل ہیں (کہ ایسے
وہمیات کو مان رہے ہیں)

It was not Allah who instituted (superstitions like those of) a slit-ear she-camel, or a she-camel let loose for free pasture, or idol sacrifices for twin-births in animals, or stallion-camels freed from work: It is blasphemers who invent a lie against Allah; but most of them lack wisdom.

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

غیر مشروع شعائر سے اجتناب کی ہدایت

- جس طرح بر صغیر پاک و ہند میں گائے، بیل اور بکرے اللہ کے نام پر یا کسی بت یا قبر یا دیوتا یا پیر کے نام پر چھوڑ دیے جاتے ہیں اور ان سے کوئی خدمت لینا یا انھیں ذبح کرنا یا کسی طور پر ان سے فائدہ اٹھانا حرام سمجھا جاتا ہے، اسی طرح زمانہ جاہلیت میں اہل عرب بھی مختلف طریقوں سے جانوروں کو پُن کرکے چھوڑ دیا کرتے تھے اور ان طریقوں سے چھوڑے ہوئے جانوروں کے الگ الگ نام رکھتے تھے (اللہ کی طرف سے ان کی کوئی سند نہیں)
- **بحیرہ** : ایسا جانور جس کا دودھ بتوں کے نام کر دیا جاتا تھا اور کوئی اسے اپنے کام میں نہ لاتا تھا
- **سائبہ** : وہ جانور جو بتوں کے نام پر، ہمارے زمانے کے سانڈ کی طرح، چھوڑ دیا جاتا تھا
- **وصیلہ** : جو اونٹنی مسلسل مادہ بچوں کو جنم دیتی اور درمیان میں کوئی نر بچہ پیدا نہ ہوتا، اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا
- **حام** : اگر کسی اونٹ کے نطفہ سے دس بچے پیدا ہو جاتے تو وہ بھی بتوں کے نام پر...

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ - اور جب بھی کہا جاتا ہے ان سے

تَعَالَوۡا - (کہ) آؤ

اِلٰى مَاۤ - اس کی طرف جو

اَنۡزَلَ اللّٰهُ - اتارا اللہ نے

وَاِلَى الرَّسُوۡلِ - اور ان رسول کی طرف

قَالُوۡا حَسۡبُنَا - تو وہ کہتے ہیں کافی ہے ہمارے لیے

مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ - جس پر ہم نے پایا

اٰبَآءَنَا - اپنے آباؤاجداد کو

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾

اَوَلَوْ - تو کیا اگر

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ - تھے ان کے آباؤاجداد

لَا يَعْلَمُوْنَ - کہ نہیں جانتے تھے

شَيْـًٔا - کچھ بھی

وَّلَا - اور نہ

يَهْتَدُوْنَ - ہدایت پاتے تھے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا
وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ

﴿١٠٤﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اُس قانون کی طرف جو اللہ نے نازل کیا ہے
اور آؤ پیغمبرؐ کی طرف تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے لیے تو بس وہی طریقہ کافی
ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا یہ باپ دادا ہی کی تقلید کیے چلے
جائیں گے خواہ وہ کچھ نہ جانتے ہوں اور صحیح راستہ کی انھیں خبر ہی نہ ہو؟

When it is said to them: "Come to what Allah hath revealed; come to the Messenger": They say: "Enough for us are the ways we found our fathers following." what! even though their fathers were void of knowledge and guidance?

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

آباء کی اندھی تقلید

- عرب کے جاہل معاشرے میں جس چیز نے ان کو جہالت پر ثابت قدم رکھا ہوا تھا اور جس کی وجہ سے وہ اپنی نادانیوں اور بے وقوفیوں کو بھی عقل اور ہدایت کی بات سمجھتے تھے، وہ ان کی تقلید آباء کی ایک مستقل روایت تھی، جس سے وہ دستبردار ہونے کو کسی بھی طرح تیار نہیں تھے
- فرمایا کہ کیا اس صورت میں بھی وہ باپ دادا ہی کی روایت کو حجت بنائیں گے جب کہ ان کے باپ دادا کو نہ تو کچھ علم رہا ہو اور نہ وہ ہدایت کی راہ پر رہے ہوں؟
- انہیں اپنی جہالت سے نکل کر اور عصبیت سے جان چھڑا کر علم و ہدایت کی روشنی سے اکتساب فیض کرنا چاہیے، اسی میں ان کی دنیا ہے اور اسی میں آخرت
- مشرکین کے اس غیر منطقی اور غیر معقول رویے پر قرآن کی اس تنقید کے بعد بھی ہم آج اس بیماری کا شکار نظر آتے ہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

- دیہات میں برادریوں کے فیصلے بالعموم آباؤاجداد کی تقلید پر مبنی ہوتے ہیں اور دلیل یہی کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے
- دینی معاملات میں شہروں کے رہنے والوں کا حال بھی کچھ اس سے مختلف نہیں، بجز اس کے کہ اللہ نے کسی پر اپنا فضل کیا ہو۔ اکثر تعلیم یافتہ لوگ اپنی مذہبی تعلیم سے یکسر بیگانہ ہیں، ان کی راہنمائی کا بھی سب سے بڑا ذریعہ ان کے اپنے آباؤاجداد کا طرز عمل
- جہاں تک ہمارے سیاسی معاملات کا تعلق ہے، اس میں بھی وسعت ظرف اور شعور و آگہی کا چلن کوئی زیادہ دکھائی نہیں دیتا، بلکہ پارٹی کی روایت، بڑے لیڈروں کے فیصلے اور اگر کوئی ایسا بڑا لیڈر ہو جس کی عقیدت نے اکثریت کو اسیر کر رکھا ہو تو اس کے ذاتی فیصلے اور ذاتی پسند و ناپسند پوری پارٹی کی راہنما بن جاتی ہے قطع نظر اس سے کہ اس میں علم و ہدایت کا کوئی دخل ہے یا نہیں (علم و آگہی سے ہٹ کر یہ وہی طرزِ عمل ہے جس کا ذکر قرآن نے یہاں فرمایا ہے)